



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص بہت زیادہ چوری کرتا تھا۔ کئی لوگوں کا چارہ کھانا اور کئی لوگوں کا پانی وغیرہ بھی توڑا، بہت سے دوکانداروں سے چیزیں لے کر ان کی قیمت بھی ادا نہ کی اس کے علاوہ کئی لوگوں کا مال ناحق غصب کیا۔ اب وہ توبہ کر چکا ہے کیا ایسے شخص پر کوئی کفارہ ہے؟ اگر اس کے پاس کچھ مال بھی ہے اور جن کی چوری ہوئی ہے، ان کا علم بھی نہیں، مالک تک پہنچنا ناممکن ہے تو اسے کہاں صرف کرے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن و سنت کی طرف رجوع کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ بندے کے لئے توبہ کا دروازہ مسلسل کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ فرمایا:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ يُوَفِّي الصَّالِحِينَ ۝۳۳ الزمر...

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کہہ دو کہ اے میرے بندوں! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' (الزمر: ۵۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من تاب قبل أن تطلع الشمس من مغربها غفر الله له))

''جس نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔'' (رواہ مسلم)

دوسری حدیث میں ہے:

((إن الله عز وجل يقبل توبة العبد ما لم ينفر))

''اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس کی روح حلقوم تک نہیں پہنچ جاتی۔'' (الترمذی وقال حسن)

ان دلائل سے یہ واضح ہو گیا کہ توبہ کا دروازہ ہر شخص کے لئے کھلا ہے ایسا شخص اگر صدق دل سے توبہ کر لے اور حق داروں کو ان کا حق پہنچانا اس کے لئے ممکن نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا کیونکہ یہ اس کی طاقت میں ہی نہیں

لَا يَكُفُّ اللَّهُ أَنْفُسًا إِلَّا وُضْعًا... ۲۸۶... البقرة... اللہ کسی کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا'' اس کے علاوہ اس کی دلیل بخاری شریف کی حدیث بھی ہے:

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سو قتل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے حقوق العباد کے لئے بڑے جرم کو صرف توبہ صادقہ کی وجہ سے معاف کر دیا ہے تو ایسا شخص جس کا جرم اس سے کم ہے، اللہ تعالیٰ اس کی بھی توبہ قبول کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ ایسے شخص کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کر لینی چاہیں۔ خصوصاً صدقہ زیادہ کرنا چاہیے تاکہ گزشتہ گناہوں کی کچھ نہ کچھ تلافی ہو جائے۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ

